آبادی میں ردوبدل ــــ نو آبادیاتی پالیسی

مرزا محمد الیاس

(دوسری اور آخری قسط)

یورپی مؤرخین جب الجزائر کی مقامی آبادی کا ذکر کرتے ہیں تو تمام تر حمایت کے باوجود ان کا مسلم دشمن رویہ چھپا نہیں رہتا۔ وہ مسلمانوں کی تعداد کو کم ظاہر کرنے کے لیے مقامی آبادی کو نسلی بنیاد پر تقسیم کر کے پیش کرتے ہیں ایک نسلی طبقے کو مسلمان قرار دے کر باقی سب کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں، مثال کے طور پر نیگرو آبادی کے مذہب کے بارے میں یہ مؤرخ کوئی رائے نہیں دیتے حالانکہ یہ سب مسلمان ہیں۔ جے آر موریل نے بھی ایسا ہی کام کیا ہے اس کے مطابق مقامی آبادی کی صورت حال یوں تھی۔ (۸)

صوبے	مسلمان	نیگرو	یہودی	قبائلی آبادی
الجزیرہ	۲۷،۷۷۳	۱۷۱۴	۷۲۸۹	۳،۹۰،۱۴۸
اوران	۱۴،۳۵۰	۱۵۳۱	۷۷۴۹	۴،۷۷،۰۳۴
قسطنطنیہ	۲۰،۸۰۵	۹۳۲	۳۹۹۰	۱،۰۱۶،۷۱۶
میزان	۶۰،۹۲۸	۳۱۷۷	۱۹۰۲۸	۱۴،۸۳،۹۱۸

ان مؤرخین کے مطابق مقامی آبادی میں سے صرف عرب مسلمان تھے اور دیگر تمام اقوام کا مذہب اسلام نہیں تھا۔ اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے کہ آبادی کے اعداد و شمار میں ہی کسی ملک کی اصل شناخت کو کم کر دیا جائے اور جو کچھ نہیں ہے اسے حقیقت کا روپ دے کر سامنے لایا جائے۔

اسی طرح کا ایک اور کارنامہ ۳۱ دسمبر ۱۸۵۲ء کو ہونے والی مردم شماری کے اعداد و شمار تھے۔ ان اعداد و شمار میں الجزائر کی قبائلی اور دیہی آبادی کو بالکل الگ تھلگ کر کے صرف شہری آبادی کے اعداد و شمار کی بنیاد پر مذاہب اور تصورات کی تقسیم کی گئی ہے۔ اس مردم شماری میں کہا گیا

8 - Ibid - Page 353

ہے کہ الجزائر کی آبادی ۱۹،۸۳،۹۱۸ سے بڑھ کر ۲۲،۳۰،۳۴۹ ہو گئی یعنی اس میں ۲،۴۴،۴۳۱ نفوس کا اضافہ ہوا۔ ان نفوس کو اس مردم شماری میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

یورپی باشندے	۲۲۴،۴۰۱
مقامی باشندے	۲۲،۰۳۰
کل	۲۴۴،۴۳۱

یورپی باشندوں میں اقوام کی بنیاد پر تقسیم یوں تھی۔

فرانسیسی	۶۹،۹۸۰	ہسپانی	۳۵،۱۲۹
اطالوی	۷،۳۰۸	مالٹا	۵،۷۰۹
جرمنی	۳،۰۲۵	سوس	۱۳۲۲
بلجیم اور ہالینڈ	۵۲۶	آئرش	۲۸۳
پولش	۲۵۸	پرتگالی	۱۳۵
دیگر	۵۱۵		

ان میں سے ۲۹،۴۵۱ مرد، ۲۸،۳۳۲ عورتیں، ۳۷،۰۰۴ لڑکے اور ۳۴،۳۳۵ لڑکیاں تھیں۔

یورپی اقوام کی تفصیلات کے علاوہ ان کا مذہب بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جس کے مطابق ان میں سے رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۲،۲۱،۲۲۶ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی تعداد ۲،۵۷۴، اسرائیلی ۱۳۳ تھے۔ ۳۲،۸۳۶ خاندانوں پر مشتمل یہ غیر ملکی الجزائر کے شہروں میں ۸۰،۱۳۳ اور دیہی علاقوں میں ۲۵۸،۴۴۴ کی تعداد میں موجود تھے۔

موجودہ الجزائر میں ۹۸ فیصد مسلمان ہیں جبکہ دیگر مذاہب اور طریقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا تناسب صرف ۲ فیصد ہے۔ مختلف شہروں میں مسلمانوں کی آبادی یہ ہے۔(۹)

الجزیرہ	۱۷،۲۴،۲۰۷
قسطنطیہ	۴،۳۸،۵۷۸
حلب	۳،۲۸،۳۲۲
بلیدہ	۱،۹۲،۳۱۴
سطیف	۱،۸۶،۹۷۸
سیدی بالعباس	۱،۸۶،۹۷۸

9 ـ مسلم دنیا، فیض احمد شہابی، شائع کردہ ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور ـ جولائی ۱۹۹۰ء

تلمسان	۳۶۰۸۹ء۱
سکیکدہ	۳۴۱۵۹ء۱
بجایہ	۲۳۱۳۲ء۱
تنہ	۲۲۷۸۸ء۱
الاصنام	۱۸۹۹۶ء۱
تیزی اوزو	۰۰۷۳۹ء۱
میدی	۸۳٬۲۹۳

الجزائر میں اسلامی قوتوں کے غالب آنے کی وجوہات میں آبادی پر دباؤ' ان کے مذہب کے ساتھ امتیازی سلوک' سماجی ڈھانچوں کی مسلسل شکست و ریخت اور معاش کے ذرائع پر کنٹرول کے سال ہا سال عمل نے بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آباد کاروں نے نئی بستیاں بناتے ہوئے مساجد اور دینی مراکز کو بھی تہہ تیغ کر دیا تھا۔ الجزائر کی آبادی کے ساتھ غیر ملکیوں کے حسن سلوک نے واضح کر دیا تھا کہ آزادی کے بعد بھی ان کا اثر و رسوخ اور عمل دخل جاری رہے گا اور غلامی سے نجات کا واحد راستہ یہی ہے کہ اسلام کی طرف مکمل مراجعت کی جائے۔

آبادی پر شدید دباؤ کے اثرات کے بارے میں پہلے گفتگو ہو چکی ہے۔ فرانس کی یہ مکمل کوشش رہی کہ وہ آبادی میں تبدیلی' مسلمانوں کی اصل تعداد کے بارے میں صحیح اعداد و شمار کو چھپانے اور انہیں گروہی اور نسلی قومیتوں کی حیثیت سے متعارف کرانے کا راستہ اختیار کرکے یہ جواز فراہم کر سکے کہ آبادی اور مذہب کے اعتبار سے الجزائر اس کا حصہ ہے' لیکن الجزائر کے مسلمانوں کے شعور نے ان کوششوں کو ناکام بنایا اور آزادی کی راہ پر کامیابی سے گامزن رہے۔ یہ سفر آج بھی جاری ہے۔ جس کی منزل الجزائر کے اسلامی تشخص کی مکمل بحالی ہے۔